T01–27Nov2025 Imran/ED: Mubashir 04:00 pm

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday the November 27, 2025
(356th Session)
Volume XII, No.01
(Nos.)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume XII SP.XII (01)/2025
No.01 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 2
3. FATEHA........ 2
4. Questions and Answers........ 2
5. Leave of Absence........ 26
6. Point raised by Senator Faisal Javed regarding denial of permission to meet with founder of the PTI 28
   - Senator Muhammad Tallal Badar(M/o State for Interior and Narcotics Control)........ 30
7. Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules 36
8. Consideration and passage of [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] 36
   - Senator Sherry Rehman 38
   - Senator Azam Nazeer Tarar........ 38
9. Calling Attention Notice by Senator Jan Muhammad regarding the blocking of bank accounts of sitting and former Parliamentarians (MNA's, Senators and MPA's) by the commercial banks on the direction of the State Bank of Pakistan 39
   - Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance........ 40

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the November 27, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

<u>Recitation from the Holy Quran</u>

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ
يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ
﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: بڑا رحمت والا ہے (اللہ)۔ اُسی نے قرآن سکھایا۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اُسی نے اسے بولنا اور بات کرنا سکھایا۔ سورج اور چاند مقرر حساب کے ساتھ چل رہے ہیں۔ ستارے اور درخت سب اُس کے آگے سجدہ ریز ہیں۔ اُسی نے آسمان کو بلند کیا اور انصاف کا نظام قائم کیا۔ تاکہ تم تول میں زیادتی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تول قائم کرو اور وزن میں کمی نہ کرو اور زمین کو اُس نے مخلوقات کے لیے بچھا دیا۔ اس میں طرح طرح کے میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں اور کھیتی ہے جس کا بھوسا ہے اور خوشبودار پودے ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

سورۃ الرحمٰن (آیات ۱ تا ۱۳)

جناب چیئرمین: .Panel of Chairmen سب سے پہلے یہ announce کرنا ہے۔

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: In pursuance of Rule 14(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 I nominate the following members in order of precedence to form the panel of presiding officers for the 356th session of the Senate of Pakistan:

1. Senator Shahadat Awan *Sahib*,
2. Senator Umer Farooq *Sahib*,
3. Senator Dr. Afnan Ullah Khan *Sahib*.

Now leave of absence. OK. Question Hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی. sure کون کرائے گا۔ جی سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

FATEHA

سینیٹر شہادت اعوان: (عربی)۔۔۔ اے اللہ تعالیٰ لعل بخش بھٹو صاحب اور ہمارے سیکریٹری صاحب کی والدہ صاحبہ جو فوت ہو گئی ہیں، ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرما۔ ان کے لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرما۔ (عربی)۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ پڑھی گئی)

Questions and Answers

Mr. Chairman: Now question hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: Question hour سے پہلے نہیں ہوگا۔ No Point of Order before question hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی، اس کے بعد۔ یہ آپ کا question آ رہا ہے۔ Question No. 11. سینیٹر محمد اسلم ابڑو۔ On his behalf anybody wants to ask a question. سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی۔ Any questions? سینیٹر فوزیہ ارشد! یہ آپ کا ہی سوال ہے۔ Question No.09 سینیٹر فوزیہ ارشد۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر محمد عبدالقادر۔ جی پلیز! ask a question.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ اُن کو question کرنے دیں۔ آپ تو پرانے parliamentarian ہیں۔ سینیٹر فوزیہ ارشد! آپ question No.07 سے start کریں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب! can I take five minutes کیونکہ میں نے ابھی پڑھا نہیں ہے۔ Can I just take five more minutes to through it, I'm a bit late.

جناب چیئرمین: OK میں پھر یہ end میں لوں گا۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: Question No.08 سینیٹر محمد عبدالقادر۔ موجود نہیں ہیں۔ (جاری-----T02)

T02-27Nov2025 Abdul Ghafoor/ED: Khalid 04:10 PM

جناب چیئرمین: (جاری---) سوال نمبر۔8 سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب۔ موجود نہیں ہے۔ سینیٹر جان محمد Question No.12.

(مداخلت)

(Q.No.12)

جناب چیئرمین: دیکھیں جی، پھر Question hour کا time میں point of order پر نہیں دے سکتا۔ کیوں دے دیں Question hour کون کرے گا۔ شکریہ۔ سوال نمبر۔12 جی، سینیٹر جان محمد صاحب۔

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! میں نے پوچھا تھا کہ جو ایران سے بجلی آ رہی ہے اُس کا tariff جس کا جواب بالکل نہیں دیا گیا ہے۔ اب مجھے یہ پتا کرنا ہے کہ ہم ایران سے کس قیمت پر بجلی لے رہے ہیں اور اسی بجلی کو جو مکران اور دوسرے بلوچستان کے علاقے میں دے رہے ہیں اس کے لیے ہم نے کیا tariff رکھا ہے؟

Mr. Chairman: Minister Incharge.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: (وزیر برائے پارلیمانی امور) بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جو فاضل ممبر نے سوال کیا ہے اس میں بنیادی طور پر انہوں نے پوچھا یہ ہے کہ جو Makran Division کے ساتھ ایران کے ساتھ ہوا ہے electricity import کا agreement ہوا ہے ایران کے ساتھ Makran Division کے through جو بجلی آ رہی ہے اس کا tariff کیا ہے۔ ہم نے اس کی ساری detail دے دی ہے کتنی بجلی کی maximum supply ہے وہ Peshin, Mand, Mirjaveh, Taftan اس کے علاوہ ایک اور point ہے وہاں پر جو supply آ رہی ہے یا آ سکتی ہے ممکنہ، وہ ہم نے دی ہے۔ اس کا tariff in US cents per each unit نکلا ہے اور پاکستان میں تقریباً اس کی جو cost ہے وہ اٹھارہ روپے per unit ہے تو precisely اٹھارہ روپے per unit اس کی cost آ رہی ہے جو بجلی ہم ایران سے لے رہے ہیں specifically اس region کے لیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر جان محمد: ہم اٹھارہ روپے میں لے رہے ہیں اور وہ جو مکران کے لوگ ہیں ان کو کس قیمت پر دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: قیمت بتائی ہے۔ Minister Incharge مکران کے لوگوں کو کتنی قیمت پر دے رہے ہیں؟

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: بنیادی طور پر پوچھا یہ گیا تھا کہ ہم purchase کس طرح کر رہے ہیں۔ یقیناً یہاں پر جو باقی ہمارے بجلی کے صارفین ہیں جس طرح انہیں بجلی کی قیمتیں charge کی جاتی ہیں اسی slabs کے تحت جو normal ہمارے consumers ہیں اسی کے تحت انہیں بجلی فراہم کی جاتی ہے۔ Specifically وہ کچھ اور بات پوچھیں گے تو اس کا جواب۔۔

جناب چیئرمین: جو دوسروں کو دی جا رہی ہیں normal حالات میں تو وہی quote کر دیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! وہی rates جو باقی ہمارے صارفین سے charge کیے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ کتنا؟ وہ پوچھ رہے ہیں۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! وہ تو مختلف slabs ہیں۔ وہ تو ہمیں پتا ہے کہ اگر ایک unit سے لے کر دو سو unit تک کریں گے تو وہ different slab ہے، اس سے اُوپر اور slab ہے۔ Domestic different ہے، commercial different ہے۔ وہ تو ایک different question ہے۔ اگر وہ پوچھنا چاہتے ہیں تو تمام جو slabs ہیں ان کے rates میں الگ فراہم کر دوں گا۔

Mr. Chairman: That's what is required.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جی، جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: آپ تین سوال کر چکے ہیں۔ اور کیا کون سا ہے؟

سینیٹر جان محمد: جناب چیئرمین! یہ ہے کہ عام طور پر چونکہ میرا علاقہ ہے، میں وہاں رہتا ہوں اور یہ معاہدے میں ہے کہ 200 megawatts ہمیں مکران کے لیے دیں گے باقی الگ ہے لیکن صورتحال یہ ہے کہ مکران میں وہ کبھی بیس، کبھی پچیس، کبھی اس سے بھی کم megawatts مکران کو وُہ supply کرتے ہیں جس کی وجہ سے shortfall ہوتی ہے۔ ہماری اطلاع ہے کہ یہ باقاعدہ پاکستان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو معاہدہ ہے 200 MW کا ہے لیکن ہمیں نہ دیا جائے۔ وہ اس کو روکتے ہیں کیونکہ اس کی payment کی وجہ سے ان کو یہاں سے payment دینی پڑتی ہے تو اس بنیاد پر وہاں کی جو local آبادی ہے وہ suffer کر رہی ہے۔ وہاں جو ضرورت ہے خود انہوں نے کہا ہے وہ 200 MW سے زیادہ کی ہے جبکہ یہ ایران سے اتنی بجلی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہماری جو demand ہے megawatts میں وہ 180-200 MW ہے لیکن practically اس وقت ہمیں July 2025 کی اگر میں بات کروں ہمیں

153 MW 25 یعنی ہمارا جو shortfall ہے وہ Polan-Jivani کی لائن میں receive 45 MW ہوئی ہے اور اس کے ساتھ MWکا اور دوسرے unitپر 147 MW کا ہے۔

جناب والا! ہم 30-40%جو ہماری demandہے 200 MW کی اس کا ہم 30-40% use کر رہے ہیں اور باقی unutilized ہے۔ اب اس کی multiple reasons ہیں۔ چونکہ ہمارا دوست برادر اسلامی ملک ہے اس لیے میں بہت detailمیں تو نہیں جاؤں گا لیکن یہاں پر supplyکا بھی issue ہے۔ یہاں پر یہ نہیں ہے کہ ہم purchaseنہیں کرنا چاہتے یا ہم کر نہیں سکتے rate is very reasonable اور اگر بجلی اتنی ہمیں دی جائے گی ہم بالکل کریں گے لیکن جو ہماری concerned quarters ہیں وہاں تک میں ضرور یہ concern پہنچاؤں گا کہ shortfall کو پورا کیا جائے۔ یہ میں ان شاءاللہ تعالیٰ assure کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Q.No.31. Not present. The House welcomes the students and faculty members of the Center of Learning Law and Business (CLLB), who are seated in the visitor's gallery.

(Desk Thumping)

Mr. Chairman: Senator Kamil Ali Agha sahib.

سینیٹر کامل علی آغا: سوال نمبر۔31

(Q.No.31)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر کامل علی آغا: جی، میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے بتا دیا حالانکہ میں چاہتا تھا کہ وہ منسٹر صاحب سامنے آئیں جو اس بات کا جواب دے سکیں کہ روڈ N25 بلوچستان کی جو ہے جس کے لیے پیسے کی کٹوتی کی جا رہی تھی وہ اب تک کتنے collect ہوئے ہیں اور اس شاہراہ کے اُوپر کتنے خرچ ہوئے ہیں؟ اگر کوئی اس کا جواب دے سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ Parliamentary Minister صاحب موجود ہیں اگر Minister Petroleum نہیں دے سکتے۔۔

Mr. Chairman: It's a collective responsibility of the Cabinet.

سینیٹر کامل علی آغا: منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں لیکن جواب سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ ایک محدود حد تک اس کا جواب دیں گے۔ وہ جواب دے بھی دیا انہوں نے کہ 66 ارب روپے اکٹھے ہوئے ہیں ساتھ ہی انہوں نے کہہ دیا کہ اس کو خرچ کرنے کی ایک consolidated fund کے اندر موجود کٹوتی ہوئی ہے لیکن آگے اس کو خرچ کہاں کیا ہے، کیسے کیا ہے، وہ نہیں میں بتا سکتا۔

Mr. Chairman: Minister Incharge.

جناب علی پرویز ملک: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آغا صاحب ہمارے لیے قابلِ احترام ہیں انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کے دو تین پہلو ہیں۔ میرے خیال سے ایک اس کا aspect تھا جو شاید یہ جاننا چاہ رہے تھے وہ یہ ہے کہ دنیا کے اندر اگر تیل کی قیمتیں کم ہوئی ہیں تو یہاں پر برقرار یا کیوں diesel کی تھوڑی سی بڑھی ہیں۔ میں دونوں چیزوں کے اُوپر آغا صاحب کے گوش گزار کر دیتا ہوں کیا حقائق ہیں۔

جناب والا! N25 اور بلوچستان کی محرومی مٹانے کے لیےوزیراعظم صاحب نے اس کی funding کا انتظام ایک مرتبہ petroleum development levy کی شکل کے اندر جو تقریباً سات روپے diesel کے لیے اور آٹھ روپے لیٹر جو اپریل میں لگائی تھی اس میں ساٹھ ارب روپے اکٹھا ہوا ہے قریباً 66.13 بلین جو آغا صاحب نے خود بھی acknowledge کیا ہے۔اس کے بعد خرچ یا اس میں جو development کا کام ہونا ہےاس کا Petroleum Division کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔آغا صاحب اس کا سوال Planning Division سے پوچھ لیں۔ہم نے 66 بلین روپے ان کو consolidated fund میں Finance Minister صاحب کو پیش کر دیئے تھےاس کے آگے development نے وہ پیسے خرچ کرنے ہیں۔ ہم نے جا کر وہاں پر سڑک نہیں بنانی۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ diesel کے اوپر اگر میں قیمت کا بتا دوں پاکستان کے اندر تیل کی petrol کی اور diesel کی جو قیمت ہےوہ Singapore کے اندر platts کا index جاری ہوتا ہےوہ computer کی screen پر بیٹھ کر آپ بھی، میں بھی، ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ جب N-25 کے لیے levy لگائی گئی تھی اس وقت diesel کے لیے platts تقریباً 79 ڈالر per barrel کا تھا۔ وہ آج تقریباً 92 ڈالر per barrel کا ہو گئی جس کی وجہ سے ہمیں مجبوراً diesel کی قیمتوں کو بڑھانا پڑا۔ اس tax کے اندر کوئی ردوبدل اُس آٹھ روپے یا سات روپے کے beyond نہیں کی۔صرف ایک جو IMF کی resilient facility تھی اس کے تحت ڈھائی روپے لیٹر

لگی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ جو market کے اندر بین الاقوامی market کے carbon support, climate support levy اندر ردو بدل آتا ہے، صرف اتنا ہی آگے transfer کیا گیا ہے، جو پیسے ہم نے مہیا کیے وہ پورے ایک ایک پیسے تک Planning Division کو اور Finance Division کو دے دیئے ہیں۔ یہ fresh سوال put up کر دیں یا میں Planning Division سے ان کو باقی کا جواب لے کر بتا دوں گا کہ کتنے خرچ ہوئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کامل علی آغا صاحب۔Fresh notice is required

سینیٹر کامل علی آغا: ان سے پوچھ لیتے ہیں لیکن جو ان کے متعلقہ بات ہے، جو ان کو بتانی چاہیے کہ ستمبر تک اتنے پیسے 66 ارب روپے آ گئے۔ (جاری۔۔۔T03)

T03-27Nov2025 Tariq/Ed: Mubashir. 04:20 pm

جناب چیئرمین: سینیٹر کامل علی آغا صاحب، .fresh notice is required

سینیٹر کامل علی آغا: جناب جو ان سے متعلقہ بات ہے، جو ان کو بتانی چاہیے کہ ستمبر تک تو 66 ارب روپے آ گئے لیکن 30 ستمبر سے لے کر آج تک کتنا اضافہ ہوا ہے اور کیا آئندہ بھی کٹتا رہے گا اور آج بھی کٹ رہا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Minister in-charge.

جناب علی پرویز ملک: جناب چیئرمین! میں نے تو آپ سے گزارش کی کہ سات روپے اور آٹھ روپے لیٹر وہ لگا ہوا ہے۔ آج اگر یہ سوال take-up نہ ہوتا تو کل اس کی مقدار میں فرق آ جانا تھا۔ انہوں نے جو cut-off دیا تھا اس کے مطابق ہم نے data دے دیا ہے۔ آج شام کو کیا collection ہوتی ہے وہ تفصیل میں آغا صاحب کے گوش گزار کر دوں گا کہ جب اس کو بنانے کا سوچا گیا تھا یہ اس کا سڑک کا تخمینہ تقریباً 200 ارب کے قریب تھا، ابھی تک 66-67 billion کے قریب کٹا ہوا ہے تو میرا خیال یہ ہے اور میں Planning Division سے پوچھ لوں گا کہ کتنا خرچ ہوا ہے اور کیا revised estimates آئے ہیں، جب تک complete نہیں ہو گا تو ابھی تک تو جناب اس پر levy برقرار ہے اور اس پر collection ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Muhammad Talha Mehmood, question No.38. He is not present. Senator Hidayatullah Khan, question No.39.

Q.No.39.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں دو جز 'الف' اور 'ب' پوچھے ہیں، انہوں نے تفصیلات تو دی ہیں لیکن اصل بات انہوں نے نہیں بتائی ہے، وہ یہ کہ ان کے لیے جو units مقرر کیے گئے ہیں ان کی تفصیل تو ہے لیکن میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ جو اضافی بجلی استعمال کرتے ہیں، مثلاً اگر کسی کے لیے انہوں نے 100 یونٹ مقرر کیے ہیں لیکن وہ اس سے زیادہ بجلی خرچ کرتے ہیں تو اس مد میں ابھی تک انہوں نے کتنے پیسے وصول کیے ہیں؟

Mr. Chairman: Who will reply? Which Minister would reply? Minister for Parliamentary Affairs.

جناب طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب گزارش یہ ہے کہ معزز سینیٹر نے جو سوال پوچھا ہے اور ابھی جو انہوں نے ضمنی سوال بھی کیے ہیں، جناب اس میں جو DISCOs/ GENCOs کے ملازمین ہیں، NTDC/ PITC/ WAPDA جو distribution lines ہیں، ان کے دو طرح کے ملازمین ہیں، ایک regular employees ہیں، دوسرے contractual ہیں۔ جو regular employees ہیں ان کی job agreement کا یہ حصہ ہوتا ہے کہ جب وہ job پر آتے ہیں تو ان کو scale wise free units دیے جاتے ہیں۔ جتنے free units کے لیے انہیں authorized کیا گیا ہوتا ہے اتنے وہ free units consume کرتے ہیں اور اس سے over and above اگر وہ units consume کرتے ہیں تو جو ہمارے normal consumers سے slab-wise rate charge کیا جاتا ہے جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، وہ اسی طرح سے pay کرتے ہیں۔ جناب اس جواب میں بڑی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ BPS-1 to 4 ان کی جو non-generation companies ہیں ان کے لیے 100 units free ہیں اور جو generation والے ہیں جیسا کہ GENCOS and WAPDA ہیں ان کے 300 free units

non-generation companies جو کہ 1100 free units تک دیکھیں تو اگر BPS-20 ہیں۔ آپ آخر تک اگر چلے جائیں تو اگر generation companies ہیں انہیں بھی 1100 free units دیے جاتے ہیں اور جو free دیے جاتے ہیں انہیں ایک ماہ میں regular employees ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا جناب کہ اگر وہ over and above استعمال کریں گے تو وہ ہیں ان کے جو pay کریں گے۔ یہ جناب ٹوٹل تفصیل ہے، اس کے علاوہ اگر کوئی بات سینیٹر صاحب پوچھنا چاہیں گے تو میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر ہدایت اللہ صاحب، تھوڑا سا اونچا بولیں۔ جناب جواب میں انہوں نے IESCO کے لیے لکھا ہے کہ free units 256500 ہیں اور باقی MEPCO, FESCO وغیرہ کو دیکھیں تو کسی کے free units 3000, 1700, 2000 ہیں تو میرے خیال میں آئیسکو کے 256500 یونٹ بہت زیادہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر انچارج۔

جناب طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! ابھی جو میں نے previously بات کی ہے، جناب اس کا جواب اسی میں ہے کہ depend کرتا ہے کہ سب سے پہلے تو جتنی ہماری distributing companies ہیں جن میں IESCO, MEPCO, FESCO اور over all پورے پاکستان میں جتنی بھی ہیں، depend کرتا ہے کہ ان کا volume کیا ہے اور ان کے اندر جو ملازمین ہیں ان کی تعداد کتنی ہے، اور پھر ان ملازمین میں مزید regular employees کتنے ہیں اور contractual کتنے ہیں، contractual employees کو بجلی کے free units نہیں دیے جاتے، صرف regular employees کو دیے جاتے ہیں اور جناب یہ open and transparent mechanism ہے، اس میں کسی طرح کی بھی نہ تو fudging ہو سکتی ہے اور نہ ہی وہ ملازمین جو کہ distribution or generation companies میں کام کرتے ہیں نہ وہ کسی کو allow کرتے ہیں کہ انہیں کم یونٹ ملیں اور دوسرے کو زیادہ مل جائیں۔ جناب یہ جو ایک IESCO کی بات کر رہے ہیں تو definitely اس DISCO کا volume زیادہ ہے، اس کے ملازمین زیادہ ہے اور بڑی تعداد regular employees کی ہے جس کی وجہ سے انہیں جو per month concessional units دیے جاتے ہیں وہ 256500 کے قریب ہیں اور فارمولا سب کا ایک ہی ہے، کسی بھی DISCO کے فارمولے میں کوئی تبدیلی نہیں ہے جو میں نے آپ کے سامنے chart پڑھا ہے۔. it is applicable on all employees of all DISCOs.

Mr. Chairman: Thank you. Senator Muhammad Aslam Abro.

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے، میں ان کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔ جیکب آباد کے حوالے سے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے۔ Line losses کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ وہاں ہم لوڈ شیڈنگ کر رہے ہیں۔ میں انہیں یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ جہاں line losses ہیں وہاں یہ 18-18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ جہاں پر بل ادا ہوتے ہیں وہاں پر بھی 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ پہلے تو ٹھیک ٹھاک گرمیوں کے دن تھے۔۔۔

Mr. Chairman: Is this related to this question?

اس حوالے سے آپ نیا سوال بعد میں کریں۔ یہ اس سے related نہیں ہے تو generally ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر وزیر صاحب اس کا جواب دینا چاہیں تو ان کی مرضی ہے ویسے بنتا نہیں ہے۔

جناب طارق فضل چوہدری: جناب میں shortly بتاتا ہوں کیونکہ سینیٹر صاحب نے یہ بات کی ہے، میں انہیں shortly reply کر دیتا ہوں۔ جناب گزارش یہ ہے کہ لوڈ شیڈنگ۔۔۔

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب، یہ سوال نمبر 39 پر ہیں، آپ کس سوال نمبر پر بات کر رہے ہیں۔ آپ سوال نمبر 11 پر بات کر رہے ہیں۔ وہ بعد میں آئے گا۔

جناب طارق فضل چوہدری: ٹھیک ہے جناب، بعد میں دیکھ لیں گے۔

Mr. Chairman: Question No.41. Senator Rana Mahmood ul Hassan Sahib, he is not present. Next question is on the name of Senator Muhammad Aslam Abro. Question No.43.

اب آپ سوال کریں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب یہ بھی لوڈشیڈنگ سے متعلق ہے۔ میں SEPCO کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں کہ جہاں line losses...

جناب چیئرمین: آپ پھر سوال نمبر 11 پر جا رہے ہیں۔ ہم سوال نمبر 43 کو دیکھ رہے ہیں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب میں بعد میں سوال نمبر 11 پر آتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 46 بھی سینیٹر محمد اسلم ابڑو کے نام پر ہے۔ سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب، سوال نمبر 11۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب وہ سوال بھی لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ سوال کر لیں لیکن یہ سوال منسٹر صاحب سے related نہیں ہے۔ آپ اپنے سوال میں پوچھ لیں۔

Q. No.11.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہمارے ہاں جیکب آباد میں 2010 میں سیلاب آیا تھا، کشمور، ٹرو اور گڑھی خیرو میں ہمارے بہت سے گاؤں میں ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال نمبر 11 پر ہیں۔

سینیٹر محمد اسلم ابڑو: جناب آپ مجھے تھوڑا وقت دے دیں، میں تھوڑا پڑھ لوں کیونکہ میں تیار ہو کر نہیں آیا ہوں۔

Mr. Chairman: OK. Question No.2, Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur, she is not present. Next question No.7 is in the name of Senator Fawzia Arshad. Are you prepared?

Q.No.7.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی شکریہ، جناب چیرمین! کہ آپ نے میری request سنی۔ Actually یہ سوال میں نے کوئی دو سے تین ماہ پہلے دیے تھے so I just wanted to brief myself, refresh myself تو میرا سوال نمبر 7 تھا اور انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے وہ مجھے سمجھ نہیں آیا ہے۔ میں نے جو سوال پوچھا تھا کہ بھارہ کوہ ڈویژن میں اگر IESCO کا کوئی Sub-Division office بنا ہے یا نہیں ہے۔ انہوں نے کوٹلی ستیاں کی مناسبت سے جواب دے دیا ہے۔۔۔آگے جاری (T04)

T04-27NOV2025 Mariam Arshad/Ed:Mubashir 04:30 p.m.

سینیٹر فوزیہ ارشد (جاری۔۔۔): اگر IESCO کا کوئی sub-division office بنا ہے یا نہیں، انہوں نے Kotli Satian کی مناسبت سے جواب دے دیا ہے۔ اس میں یہی ہے کہ پاور ڈویژن کے مطابق جو IESCO میں Sub-division office Kotli Satian ہے اس کی منظوری 2023 میں ہوئی تھی اب دو سال ہو گئے ہیں۔ ابھی تک وہ functional نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Okay, Minister In-charge.

سینیٹر فوزیہ ارشد: اس کے ساتھ power division کے انتظامی credibility پر سوال اٹھتا ہے کہ ابھی تک ہوا بھی نہیں ہے اور جتنے required employees چاہیے وہ بھی نہیں ہیں اور جو consumers کے لیے سہولتیں ہیں وہ میسر نہیں ہورہی ہیں۔ Due to the shortage of staff تو اس کا کیا انہوں نے حل نکالا ہے، it's been so long.

Mr. Chairman: Okay, Minister In-charge.

جناب طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میری گزارش یہ ہے کہ honourable Senator نے جو سوال پوچھا ہے وہ بڑا صحیح سوال ہے اور یہ بالکل ٹھیک بات ہے کہ جو Sub-Division Kotli Satian ہے اس کی sanction جو ہے وہ Board of Directors نے 2023 میں کی تھی لیکن ابھی تک یہ activate نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو اس کا relevant DISCO ہے IESCO اس میں اس وقت 46% سٹاف کی deficiency ہے۔ جس کی وجہ سے Sub-

Division Kotli, sanctionکے باوجودactive نہیں ہو سکی۔ اب اس کا جو alternateہے وہ وہاں پر کیا دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر ایک sub-officeموجود ہے جو وہاں پر صارفین کے مسئلے حل کرنے،ان کی ساریcomplaints سننے کے لیے ہے، وہ sub-officeکے ذریعے کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو ان کا sub-division officeہے وہ Patriataہے جو ان کی نئی applicationsآتی ہیں نئےconnections کے لیے وہ Patriataمیں receiveکی جاتی ہیں لیکن جو ان کی installation ہے کوٹلی ستیاں میں وہ دوبارہ جو ہمارا وہاں پرsub-office ہے وہ کرتا ہے۔ اب یہ بات کہ inefficiencyہے، inefficiencyنہیں ہے جو میں نے کہا کہ 46% staffکی shortageآئی ہےIESCOکی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس وقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ تین DISCOSکو first phaseمیں privatizeکیا جائے گا۔

اس میں ایک DISCO, IESCOہے، دوسراGEPCO ہے اور FESCOہے۔ یہ تین DISCOS privatizationکے حوالے سے phase oneمیں ان کیapproval ہو چکی ہے اور اس میں کام جاری ہے اور اب اگر ہمیں کوئی نئی بھرتی کرنی پڑے گی تو وہ privatization commissionکی approvalسے ہوگی۔ Otherwise,یہpolicy ہے کہ جب بھی کوئی ادارہ privatizationکی processمیں آ جاتا ہے۔ وہprocessشروع ہو جاتا ہے پھر آپ اس میں نئی بھرتی نہیں کر سکتے۔ اس وجہ سے نئیrecruitment پر ban ہے۔نئی بھرتیاں IESCO میں ہو نہیں سکتیں۔ اگر کوئی permissionلی گئی ہے تو وہ صرف technical staffکی لی گئی ہے۔,Otherwise تمام بھرتیوں پرbanہے۔ باقی وہاں پر کوٹلی ستیاں میں ایسی کوئی complaintsنہیں ہیں۔ میں نے relevant departmentسے چیک کیا ہے کہ وہاں پر یہ جو ہمارا sub-division officeہے وہ نہ ہونے سے انہیں complaintہو۔ Sub-officeوہاں پر بڑا تسلی بخش کام کر رہا ہے۔ Thank you.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ میرے جو یہ تین سوالات ہیں یہ کوٹلی ستیاں ہی سے relatedہیں۔ میں نے different aspectsکوdepictکیا تھا۔ اس میں میں نے یہ کہنا تھا کہ وہاں کی جوpopulation

ہے اس کا area جو ہے وہ ہے۔396.1 km/sq اور120 populationاور جوstaffہے، ادھر صرف سات sub-divisionsہیں۔ جس میںstaff mentionنہیں کیا گیا کہ کتنا ہے یا کتنا نہیں ہے۔

اس کی جو topographyہے یہ region mountainousہے۔ اس میں levelنہیں ہے اور یہاں پر آنا جانا is not easy.ادھر کبھیsignals آتے ہیں کبھی نہیں آتے ہیں، کوئی اپنیcomplain کرا سکتا ہے اور کوئی نہیں جا سکتا کیونکہ یہ mountainous areaہے، پہاڑی علاقہ ہے تو یہاں پر پہنچنا مشکل ہے اور یہاں پر جو انہوں نے بتایا کہ 46% سٹاف کی deficiencyہے تو ٹھیک ہے یہ10-01-2017 میں under Order No.1432-46 یہ سارا کچھ ہے اس میں جو بھی بنا ہے مگر اس میں کوئی time linesنہیں دیے ہیں۔ Board of Directorsآپ نے کہا کہ sanction, آپ ابھیemployment نہیں کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو نہیں لا سکتے مگر جو لوگوں کو، وہاں کے جوconsumers ہیں وہ 17000 ہیں اور وہاں پر IESCO 7, 8 اہلکار depute ہوئے ہیں جو کہ انتہائی ناکافی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ 7, 8,9, they are all inter-related questions. اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پانچ سوال نمبر نو کے سوال نمبر آٹھ میں بتایا ہے کہ 90%جو ہیں وہfigure انہوں نے نہیں بتائی ہے۔ 90 لوگ نہیں ہیں اور پانچ ہیں depute ہوئے ہیں تو is it enough for 17000 population? اگر اس قدرdeficit ہے اہلکاروں کا تو اس کو کون کیسے fill in کرے گا اور کیا time linesہیں کہ یہ سہولت 17000 consumersکو مل سکے۔ وہاں کی بہت زیادہcomplaints ہیں honourable Ministerنے کہا کہ ہمیں کوئیcomplaint نہیں ملی حالانکہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپplease questionتکrestrictرہیں جب آپ تقریر میں آئیں گے تو مجھے بھی نہیں یاد رہتا کہ آپ کے نے کیا کیا کہا ہے۔Sir, please answer the question.

جناب طارق فضل چوہدری: میں نے جیسے پہلے گزارش کی کہ جو ہمارا sub-officeکوٹلی ستیاں ہے وہ کام کر رہا ہے ایک تو جتنی بھی local consumersکیcomplaints ہیں وہ ساری وہاں پر addressہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی meter installation ہے وہ ساری sub-officeکےthroughہو رہی ہے۔ ہماری جو اگر کسی جگہ پر کوئی meter

replacement ہے وہ بھی وہی کر رہا ہے اور اس کے علاوہ جو نئے کنکشنز ہیں نئی لائن بچھانی ہے۔ جو approval آتی ہے ہیڈ آفس سے یا ہمارا Patriata sub-division office ہے وہ وہاں پر ہمارا sub-office کر رہا ہے۔ میں نے یہ بات کی ہے اور دوبارہ repeat اکہ جو صارفین کی وہاں پر شکایات ہیں انہیں دور کرنا ہو تو انہیں Patriata یا یہاں پر ہیڈ آفس نہیں آنا پڑتا، وہ سارے معاملات local ہی ہو رہے ہیں۔ اکثر چونکہ IESCO جو ہے یہ اس کو privatize کیا جا رہا ہے تو نئی بھرتیوں کی ابھی ہمارے پاس گنجائش نہیں ہے اور under rules ہم وہ کر بھی نہیں سکتے۔ جیسے یہ process مکمل ہوگا ان شاءاللہ تعالی ہمیں امید ہے کہ نئی بھرتیاں بھی ہوں گی اور بہت جلد یہاں پر sub-division office قائم بھی ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. I want to make an announcement Mr. Sar Zamin Khan and Mr. Sahibzada Hassan Ansari former members of the National Assembly are sitting in the visitors' gallery, we welcome them.

Senator Fawzia Arshad Q.No.8.

(Q.No.8)

سینیٹر فوزیہ ارشد: میرا ضمنی سوال یہی ہے کہ میں نے پہلے بھی جو آپ سے بیان کیا کہ یہاں پر جو staff ہے وہ پورا نہیں ہے جو کہ 17000 consumers کی services پوری کر سکیں۔ اس میں کافی تاخیر ہوتی ہیں لوگوں کو بجلی نہیں ملتی اور میں نے پہلے بھی بتایا ہے یہ پہاڑی علاقہ ہے Patriata اور جو یہ sub-divisions بتا رہے ہیں اس تک ان کے پہنچ نہیں ہوتی۔ یہاں پر یہ ہے کہ کب جیسے آپ نے فرمایا کہ ہم نئی بھرتیاں کریں گے، can you kindly give us the time lines, when is it possible? اکہ کب یہ new jobs کھلیں گی اور کب تک ان کو fill in کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Okay, Minister Incharge.

جناب طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! It is the same question again and again the same answer. اس میں میرا خیال ہے مزید وضاحت میں کروں گا تو ایوان کا وقت ضائع ہوگا کیونکہ ابھی privatization کی وجہ سے

نہیں ہوسکتا ہے۔ وہ بار بار بات آرہی ہے staffکی کمی کی وہ staffکی کمی موجود ہے میں نے admit کیا ہے لیکن ہم staff بھرتی نہیں کر سکتے۔ اس کی reasonمیں نے بتا دی ہے کہ جوDISCO ہے وہprivatize ہونے جا رہا ہےprivatize ہونے کے بعد ہی بھرتی کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please address the Chair.

سینیٹر فوزیہ ارشد: جن لوگوں کی وجہ سے میں نے یہ سوال ڈالا ہے میں ان کو کسی حد تک مطمئن جواب تو دے سکوں۔ آپ کی کوئیtime linesہیں، کوئی آپ کی Board of Directorsکی meetingsیا یہ جو بھی بھرتیاں ابھی کھلنی ہیں آپ کچھ تو بتائیں۔

Mr. Chairman: Time line for the Board of Directors.

Time lineکس چیز کے لیے؟

سینیٹر فوزیہ ارشد: ان لوگوں کو کہ کب recruitmentکھلے گی اور لوگ نئے آئیں گے سٹاف پورا ہوگا۔ اس کا میں پوچھ رہی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے نا۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ پابندی ہے۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: پابندی ہے butاس کے ساتھ ساتھ in the time line I just want to knowمیں یہ سمجھی ہوں ان کے جواب سے کوئی time linesتو دیں۔

جناب طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! جب تک ابھی privatization کا عمل مکمل نہیں ہوتا IESCO نئی بھرتیاں نہیں کر سکتا۔ وہ privatization ہوگی تو تب ہوگا اور وہ گورنمنٹ کا اس وقت جو ہے یہ main focus ہے privatization کے اوپر اور یہ تین DISCO جو ہم نے mark کیے ہوئے ہیں سب سے پہلے privatize ہوں گے۔

Mr. Chairman: Q.No.09, Senator Fawzia Arshad.

(Q.No.9)

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! یہ وہی questions ہیں، یہ related ہیں، یہ inter-related questions بنے تھے اور وہ بار بار جیسے فرما رہے ہیں کہ وقت ضائع ہوگا وقت تو نہیں ضائع ہوتا اگر اپ کسی کو ایک معقول جواب دے کر مطمئن کرتے ہیں۔ بس میرا یہی کہنا ہے۔ (جاری---T05)

T05-27Nov2025 FAZAL/ED: Khalid 04:40 pm

سینیٹر فوزیہ ارشد: (جاری ہے-----) بس میرا یہی کہنا ہے کہ لوگوں کو دقت ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہاں پر بجلی بند ہوتی ہے۔ ہماری کوئی رسائی نہیں ہے۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ سٹاف کی کمی کی وجہ سے ہے۔ We cannot address your complaints اور جو urgency بھی ہوتی ہے اس وقت بھی the staff is not there اور ان کا جو complaint office and inquiry office ہے which is far away and it is not accessible.

Mr. Chairman: She is stressing the point.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے بلکہ میں سیکرٹری صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ یہ ایک subject ہے۔ کوٹلی ستیاں کے لیے ایک sub-division منظور ہوا اور ابھی تک install کیوں نہیں ہو سکا اور operational کیوں نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین! یہ ایک subject ہے اور اس سے متعلق چار سوال پوچھے گئے ہیں اور چاروں آج کے جواب میں آئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے اگر یہ ایک سوال ہوتا تو that was sufficient کیونکہ

specific area کوٹلی ستیاں اس کا issue sub-division کا اور staff shortage کا یہ تین تھے اور یہ چار سوال ایک ہی subject میں پوچھے گئے ہیں۔ تو یہ میری ایک گزارش ہے۔ باقی ان شاءاللہ میں اس میں کوئی مزید بات میں add کر نہیں سکتا جو حقیقت ہے آپ کے سامنے رکھی ہے، جو staff کی کمی ہے وہ admission بھی بتائی ہے، way forward بھی بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہاں پر اس وقت کوئی ایسا crisis نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی complaint management کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ That is there. لوگوں کی complaints بھی address ہو رہی ہیں، نئے meters بھی لگ رہے ہیں اور meters replace بھی ہو رہے ہیں، Transformers بھی replace ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! وہاں پر ایسا کوئی crisis کا ماحول نہیں ہے کہ وہاں پر لوگوں کو problem ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔ آپ کا question آیا تھا مگر آپ حاضر نہیں تھے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اگر لے لیں تو میں ابھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کے لئے تو میں رکا ہوا ہوں۔ ورنہ تو یہ گزر چکا ہے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ نوازش۔ Question number پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین: یہ 38 ہوگا۔

(Q. No. 38)

Mr. Chairman: Yes, please supplementary question.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! اس کے اندر میری گزارش یہ ہے کہ اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے۔ یہ واپڈا سے متعلق سارے معاملات ہیں جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ 64 کے قریب demands تھیں اور 64 replace ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ ان کے پاس information صحیح نہیں آئی ہے کیونکہ میں نے خود وہاں پر apply کیا ہے لوگوں کے behalf پر جو ابھی تک وہاں پر pending پڑا ہے کئی مہینوں سے بلکہ کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ

اس وقت اتنا بڑا مسئلہ ہے یہ واپڈا کا کہ وہاں پر جو 50 KVA کا ٹرانسفارمر لگا ہے اور وہاں پر 200 KVA کی ٹرانسفارمر کی ضرورت ہے۔ جس علاقے اور جس جگہ سے گزر جاؤں وہاں پر واپڈا کا مسئلہ نظر آتا ہے۔ اس سوال کے جواب سے ایسے لگتا ہے جیسے وہاں پر کوئی problem نہیں ہے حالانکہ وہاں پر لوگ بجلی کا بل دیتے ہیں۔ وہاں پر چوری یا اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے پھر بجلی وہاں پر باقاعدہ تیار ہو رہی ہے جو نیشنل گریڈ کو سپلائی ہوتی ہے اور اتنی زیادہ وہاں پر بجلی کی requirement بھی نہیں ہے

لیکن اس کے باوجود اس وقت بھی وہاں پر تقریباً پانچ سے چھ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ سردی کے اندر چل رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میرے اس سوال کو کمیٹی کے اندر بھیجا جائے۔ اس کے اندر بہت سارے shortcomings ہیں۔ میری آپ سے بہت زیادہ درخواست ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی کو refer کر دیں۔ میں اس کے اندر پورے facts and figures کے ساتھ سینیٹ کمیٹی کے سامنے آوں گا اور وہاں کے لوگ آپ کو دعائیں دیں گے جو اس وقت وہاں پر متاثر ہو رہے ہیں۔ نہ وہاں پر ٹرانسفارمر ہے، نہ وہاں پر بجلی کے معاملات ٹھیک ہیں، نہ وہاں پر جو communication کے حوالے سے تاروں کی ضرورت تھی وہ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب خود آگئے ہیں کوئی سوال ہے تو ان سے کریں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب چیئرمین! میں اس میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اس سوال کا جواب جو دیا گیا یہ پورا نہیں دیا گیا۔

Mr. Chairman: You can repeat again. Minister is sitting.

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ معزز سینیٹر صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Lower and Upper چترال میں واپڈا اور electricity کے حوالے سے جو issues ہیں ان کی نشان دہی کی ہے اور انہوں نے جو سوال پوچھا ہے میں پڑھ دیتا ہوں کیونکہ انہوں نے ساتھ یہ بھی Chair سے request کی ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو refer کیا جائے۔ جناب چیئرمین! تو میری گزارش ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے کہ سوال بڑا precise ہے۔ منسٹر صاحب! میں آپ کی منسٹری کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ توجہ تو کریں۔ جناب چیئرمین! سوال یہ ہے:

"The number of complaints regarding faulty transformers in Lower and Upper Chitral received since July, 2022 indicating also the action taken on the same."

جناب چیئرمین! اس کا بڑا precise جواب دیا گیا ہے۔ ایک تو جو انہوں نے کہا کہ اس جواب میں یہ لگتا ہے کہ وہاں پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ایسا بالکل نہیں ہے۔ جو مسائل ہیں وہ جواب کے اندر with facts and figures موجود ہیں۔ ہم نے بتایا ہے کہ کس capacity کے کتنے Transformers اس عرصے کے اندر خراب ہوئے ہیں۔ They were 64, all were replaced. وہ اعداد و شمار ہم نے چھپائے نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ problem تھا اور وہ resolve ہو چکا ہے۔ باقی جو انہوں نے پوچھا اپر چترال کا وہ بھی ہم نے بتا دیا ہے کہ وہاں پر دو Distribution companies کا اس وقت network ہے PESCO کا اور PEDO کا۔ تو وہاں پر ابھی کوئی ایسا Transformer pending نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرے سوال کے حصے میں انہوں نے پوچھا ہے کہ damaged distribution Transformers کی جو complaints ہیں وہ pending ہیں۔ Sir, there is no complaint pending. جواب بالکل clear ہے۔ اس کو refer کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ باقی over and above کوئی شکایت اگر ان کو ہے Load shedding کے حوالے سے تو پہلی بات یہ ہے کہ وہ different question ہے لیکن میں یہ بتا دوں کہ پاکستان بھر میں unannounced load shedding بالکل نہیں ہو رہی۔ یہ ایک policy statement ہے کہ there is no unannounced load shedding in any area of Pakistan. باقی جہاں پر کوئی load shedding ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری: میں عرض کرتا ہوں کہ unannounced نہیں ہو رہی۔ میں نے کہا ہے۔ جناب چیئرمین! unannounced نہیں ہو رہی۔ Announced ہو رہی ہے اور وہ کیوں ہو رہی ہے میں اس کی وجہ بتا دوں۔ اگر سن لیں تو announced ہو رہی ہے۔ آپ مجھے پوری بات تو کرنے دیں۔ Unannounced نہیں ہو رہی ہے اور جو کوئی ہو رہی ہے ان areas میں ہو رہی ہے جہاں بجلی چوری ہو رہی ہے۔ جن distribution lines میں losses کی percentage ہے اسی

percentage سے وہاں پر load shedding ہو رہی ہے جو ایک گھنٹے سے لے کے کوئی چھ یا آٹھ گھنٹے تک ہے اور وہ proportion ہے جتنی line losses ہیں، جتنی وہاں پر theft ہے۔ Unannounced load shedding پاکستان کے کسی حصے میں نہیں ہو رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: محترم ہے منسٹر صاحب۔ منسٹر صاحب کے پاس جو details ہیں وہ نیچے سے آئی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ان details میں فرق ہے۔ میرے Telephone میں letter موجود ہے جس کے اندر Transformer نہیں لگا ہے

اور ایک نہیں ہے کئی Transformers ہیں جو نہیں لگے ہیں۔ آپ کیسے اتنے confidence سے بات کر رہے ہیں۔ میرے ساتھ Committee میں میرے سامنے بیٹھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں پر کیا کیا مسائل ہیں۔ وہاں پر even دو districts ہیں، اپر چترال اور لوئر چترال۔ Even وہاں پر Transformer ٹھیک کرنے کے لیے بھی لاکھ روپے کا کرایہ دے کر اس کو وہاں سے چک درہ لے جانا پڑتا ہے۔ دو districts ہیں وہاں پر مرمت تک کی تو جگہ نہیں ہے آپ کے پاس۔ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں Committee کے اندر میں آپ کو سارا guide کرتا ہوں۔ میں دعویٰ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کے سوال کا جواب غلط ہے۔ آپ جو بات کر رہے ہیں۔ آپ information کے اوپر بات کر رہے ہیں۔ میں حقیقت کے اوپر اور practical کے اوپر بات کر رہا ہوں۔ میرے ساتھ بیٹھ جائیں Committee کے اندر میرے سامنے، میں letter رکھوں گا آپ کے سامنے اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ کتنے سال سے وہ Transformers pending پڑے ہیں۔ میرے ساتھ آپ گاڑی میں بیٹھیں اور جا کر دکھائیں مجھے کہاں پر یہ 64 Transformers لگے ہیں۔ وہاں پر کوئی 64 Transformers پورے نہیں لگے ہیں۔ وہاں پر جہاں سے گزرو وہاں پر Transformer کے problem ہے۔ 200 KVA Transformer کی ضرورت ہے۔ 50 KVA

Transformer لگا ہے۔ 25 KVA Transformer لگا ہے۔

Mr. Chairman: Let be hear from the Minister. Yes, Minister Sahib.

سردار اویس احمد خان لغاری (وزیر برائے انرجی): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے دو تین چیزوں کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا۔ ایک تو بہت مہربانی کہ Parliamentary Affairs کے منسٹر صاحب نے میرے سوالات کے جوابات دیئے۔ میں نے ان سے خود گزارش کی تھی۔ I was busy with the Russian Energy Minister, ہمارا Inter Governmentally Commission تھا اور آپ کے Office کو ہم نے اطلاع دی تھی۔ اس لئے مجھے ذرا دیر ہو گئی۔ ابھی ہمارا وہ official business ختم ہوا ہے۔ جب میں ابھی اپنے Chamber میں آیا تو میں نے screen کے اوپر دیکھا کہ ایک سینیٹر صاحبہ Customer care کے متعلق سوال کر رہی تھی کہ لوگ کہاں جائیں، کہاں complaint کریں یا نہ کریں۔ یہ جتنے بھی offices آپ بنا لیں اور جو اس وقت تمام Distribution system کے اندر تمام companies کا جو complaint کا registry system ہے وہ اس وقت صرف محض کاغذات کے اندر exist کرتا ہے۔ تو لوگ جاتے ہیں complaint کرتے ہیں یا phone پر ایک bill کے اوپر ایک XEN کا number یا SDO کا دیا ہوتا ہے جو کبھی کوئی اٹھاتا نہیں ہے۔ ہمیشہ busy ہوتا ہے۔ اس پورے نظام کو ہم نے پچھلے تین چار مہینوں میں بہت محنت کر کے، (جاری ہے----T06)

T06-27Nov2025 Rafaqat Waheed/Ed: Mubashir 4:50 pm

سردار اویس احمد خان لغاری: (جاری) اس پورے نظام کو ہم نے پچھلے تین چار مہینوں میں بہت محنت کر کے، complaints کا 118 کا نمبر ہے .for all customers across the country ہم نے اس کے کال سینٹر کے اندر کوئی 600 seats across the country add کی ہیں۔ جو بھی complaint ہو گی، ایک complaint number دیا جائے گا اور جس طرح آپ کا 15 کا emergency services کے لیے کال سینٹر ہوتا ہے اور جس طرح 1122 کا ایک emergency کا سسٹم ہے، اس سے بھی بہتر سسٹم ہو گا۔

میں آپ کے توسط سے تمام معزز سینیٹرز کو invite کرنا چاہوں گا کہ کل تین بجے، نماز جمعہ کے بعد اسلام آباد میں اس کو launch کیا جائے گا۔ یہ محض اتفاق ہے کہ آپ کے ہاؤس کے اندر آج ہی مجھے اس معاملے پر بات بھی کرنا پڑی، کل دوپہر کو تین بجے we are going

to launch a proper scientifically architecture complaint system.آپ کی جو بھی شکایت جائے گی، اس کو حل کیا جائے گا۔آج جو شکایت جاتی ہے اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا، اس کا کوئی رجسٹریشن نمبر نہیں ملتا، complaint نمبر نہیں ملتا۔ بات یہ ہے کہ regulator کی دی ہوئی ہر قسم کی complaint کے پیچھے ایک خاص timeframe ہے جو ہمارے consumer service manual کے اندر ہے اور آج تک پاکستان کی تاریخ میں کوئی بھی حکومت میں اس customer care کی پابندی نہیں کر سکی۔ This 118 system will be an accountability-based system.ہر شکایت جو اس نمبر پر جائے گی، all the way down to the line man وہ اگلے ایک گھنٹے کے اندر assign کی جائے گی۔ اس لائن مین کا کام ہوگا کہ وہ اپنے دیے ہوئے وقت کے اندر جو نیپرا کے consumer service manual کے مطابق ہے، اس کو resolve کرے، اس کی تصویر کھینچے، اس کا ثبوت پیش کرے اور واپس اپنے سسٹم کے اندر upload کرے۔ اس کے ساتھ robotic calls کے ذریعے اس customer کو واپس جواب دیا جائے گا۔ کل تین بجے ہم اس کا افتتاح کر رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک دن میں سارا سسٹم ٹھیک ہو جائے گا لیکن accountability شروع ہوگی۔ ہمارے employees کے اوپر ایک pressure ہوگا اور ہمیں معلوم ہوگا کس employee نے کتنی customers کی complaints کو صحیح وقت میں پورا کیا یا نہیں۔

دوسری بات جس کے متعلق معزز سینیٹر صاحب بات کر رہے تھے، جس کو جناب وزیر پارلیمانی امور نے واضح کرنے کی کوشش کی، اس کاغذ کے اوپر جو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے، I stand by this statement absolutely and I am personally responsible اگر سینیٹر صاحب کا claim صحیح ہو اور ہماری وزارت کا اس کاغذ پر لکھے ہوئے number of transformers جو ہمارا claim ہے۔ I personally will be responsible for this in front of this House. اگر ان کو اس کے کوئی مزید ثبوت چاہییں تو ہمارا دفتر حاضر ہے۔ یہ کل صبح ہمارے دفتر آ جائیں اور اس کے جتنے بھی مزید ثبوت ہیں کہ کس کس گاؤں میں، کون سی HT line کے اوپر، کون سا ٹرانسفارمر لگا یا نہیں لگا، وہ ان کو دے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اگر انہیں کوئی اور بھی ثبوت چاہییں تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ یہ ایک معزز ایوان ہے، یہ پارلیمان کا ایوانِ بالا ہے، اس میں ہم غلط statements کس طرح دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: طلحہ محمود صاحب! اس محکمے کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین محسن عزیز صاحب ہیں، انہوں نے resign کیا ہوا ہے تو اب بہتر ہوگا کہ کل تین بجے ایک complaint کے اوپر میٹنگ ہو رہی ہے، آپ یہ complaints وہیں دے دیں۔ He assures you کہ جو آپ کی complaints ہیں، ان پر نظر ثانی کی جائے گی۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! کل اسلام آباد میں اگر معزز سینیٹر صاحب میرے دفتر آنا چاہیں، ان کی پوری تسلی کروانے کے لیے، as per the statement given in the House، میں بالکل حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: اسٹینڈنگ کمیٹی موجود نہیں ہے۔ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔

(Q. No.47)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے آپ کا؟

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: Yes sir. I want to ask, Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Member (Gas), in OGRA is also presently serving as Senior General Manager in SNGPL, if so, the reasons thereof;
(b) the steps taken or being taken by the Government to ensure that such appointments do not create conflict of interest and compromise OGRA’s independence?

Mr. Chairman: Yes, Minister.

جناب علی پرویز ملک: چیئرمین صاحب! یہ جو سینیٹر صاحبہ کا سوال ہے، I can confirm on this forum کہ کوئی SNGPL کا ملازم OGRA کے اندر ممبر گیس کی ذمہ داری نہیں نبھا رہا۔ In fact, that position is vacant and the acting charge is with Member (Oil). The interview process has been completed and

the summary has been sent to the Prime Minister's office. Once it is cleared from Prime Minister's office, that will be sent to the Cabinet for confirmation. لہٰذا، وہاں پر ایسی کوئی violation نہیں ہے کہ کوئی SNGPL کا آدمی regulator کے طور پر کام کر رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Any other question? Thank you. The question hour is over. Do you want to as a supplementary question?

سینیٹر محسن عزیز: منسٹر صاحب چونکہ یہاں موجود ہیں، میں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سوال کرنا چاہ رہا تھا۔ آج پھر یہ آرہا ہے کہ گیس کی prices further increase ہو رہی ہیں۔ یہ آخر کہاں پر جاکر رکیں گی اور یہ increase کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب علی پرویز ملک: جناب! معزز سینیٹر صاحب نے جس خدشے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کا اس سوال کے ساتھ تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں بتانا چاہوں گا، OGRA نے اپنی revenue کی determination کر لی ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ اس پر ایک دفعہ نظر ڈال لیں۔ اس کے اندر کوئی major ردّوبدل نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آرہی۔ اس حوالے سے OGRA نے اس کی confirmation بھی دے دی ہے۔ باقی within the slab چونکہ revenue requirement تو اتنی کوئی تبدیل نہیں ہو رہی، اگر کوئی تھوڑا بہت ردّوبدل ہوا تو وہی ہوگا، کوئی meaningful change نہیں آرہی۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

<u>Leave of Absence</u>

Mr. Chairman: Senator Faisal Saleem Rehman has requested for the grant of leave from 7th to 13th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Syed Ali Zafar has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Fawzia Arshad has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Qurat-Ul-Ain Marri has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mashal Azam has requested for the grant of leave for 12th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur has requested for the grant of leave for 7, 8, 13 and 14th November, 2025 during the 355th session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Rahat Jamali has requested for the grant of leave for 27th and 28th November, 2025 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Liaqat Khan Tarakai has requested for the grant of leave for the whole 356th session due to illness. Is leave granted?

(The leave was granted)

جناب چیئرمین: میں آپ کو time دیتا ہوں۔ سینیٹر علی ظفر صاحب۔ اچھا ایسے کریں آپ پہلے بات کرلیں۔ یہ اب میری مجبوری ہے۔

Point raised by Senator Faisal Javed regarding denial of permission to meet with founder of the PTI

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ۔ میں یہاں پر ایک issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ urgent نوعیت کا بھی ہے۔ اس وقت پوری قوم تشویش میں مبتلا ہے۔ کئی ہفتوں سے عمران خان صاحب کو isolation میں رکھا گیا ہے۔ ان سے کسی قسم کی کوئی ملاقات نہیں کروائی جارہی۔ (جاری۔۔۔۔T07)

T07-27Nov2025 Abdul Razique/Ed: Mubashir 05:00 p.m.

سینیٹر فیصل جاوید:---(جاری)--- ان سے کسی قسم کی کوئی ملاقات نہیں کرائی جارہی۔ Jail Manual کے مطابق اور عدالت کے متعدد احکامات کے باوجود، ان کے family members, ان کی بہنیں اور ساتھ میں بشریٰ بی بی جو کہ قید میں ہیں، کسی سے بھی بات نہیں کرائی جا رہی اور نہ ہی ملاقات کرائی جا رہی ہے۔ ہم بار، بار یہاں سے demand بھی کرتے رہے کہ عمران خان کے ذاتی معالج چاہے وہ ڈاکٹر فیصل سلطان ہوں یا پھر ڈاکٹر عاصم، ان سے ان کی ملاقات کرائی جائے لیکن وہ بھی نہیں کرائی جا رہی۔ پارٹی کے کسی بھی ممبر اور کوئی وکیل سے بھی ان کی ملاقات نہیں کرائی گئی۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر شہادت اعوان کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فیصل جاوید۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! عمران خان کو گزشتہ کئی ہفتوں سے complete isolation میں رکھا گیا ہے جو بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ عدالتی احکامات کی خلاف ورزی ہے،اپنا ہی بنایا ہوا جو Jail Manual ہے،اس کی خلاف ورزی ہے اور Pakistan Prison Rules کی بھی خلاف ورزی ہے۔ کسی بھی قیدی کو اس طرح سے نہیں رکھا جا سکتا ہے لہٰذا یہاں سے ہمارے تمام سینیٹرز ایک بار پھر یہ demand کرتے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تو سب کو شامل ہونا چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ ان کی صحت کے حوالے سے اتنی تشویش پائی جاتی ہے۔ کچھ خبریں بھی گردش کر رہی ہیں لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ فی الفوران کے ڈاکٹر،ان کے وکیل اوران کی فیملی تک انہیں رسائی دی جا سکے تاکہ اس تشویش کی حالت سے لوگ نکلیں۔ چونکہ آپ چیئرمین صاحب custodian of the House ہیں اور یہاں سے ہم ممبرز آواز اٹھا رہے ہیں لہٰذا آج آپ یہیں سے ان کی صحت کے حوالے سے کوئی حکم جاری کریں۔ آج بھی وزیراعلیٰ جن کا نام لسٹ میں ہے، جو ملاقات کے لیے بار بار جا رہے ہیں، elected Chief Minister of Khyber Pakhtunkhwa بار بار وہاں جاتے ہیں، ان کی بھی ملاقات نہیں کرائی جاتی۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی سینیٹر فیصل جاوید۔

سینیٹر فیصل جاوید: ہمیں یہاں سے جواب چاہیے کہ کس قانون کے تحت عمران خان صاحب سے کسی قسم کی کوئی بھی ملاقات نہیں کرائی جارہی ہے۔ محمد زبیر جو گورنر سندھ اور نواز شریف کے spokesperson تھے، وہ بتاتے ہیں کہ نواز شریف جب جیل میں تھے، ہر ہفتے سو سے ڈیڑھ سو لوگ ان سے آرام سے ملاقات کرتے تھے اور کسی عدالت سے کسی بھی قسم کی کوئی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا تھا تو مجھے یہ بتائیں کہ کیوں عمران خان کو complete isolation میں رکھا گیا ہے۔ کم از کم ان کے ڈاکٹر کو ان سے ملنے دیا جائے۔ پوری عوام میں تشویش پائی جاتی ہے اور ہمیں ابھی یہاں سے جواب چاہیے کہ کیا وجہ ہے، وہ کون سا قانون ہے اور وہ کون سے Prison Rules ہیں جن کے تحت انہوں نے یہ کیا ہوا ہے۔ ان کی بہنیں ان سے وہاں ملاقات کے

لیے جاتی ہیں لیکن گھنٹوں سڑک پر بیٹھی رہتی ہیں اور کوئی ملاقات نہیں کرائی جاتی۔ بچوں سے بھی عمران خان کی بات نہیں کرائی جاتی۔ کورٹ نے بھی orders دیے ہیں اور ہمارے پاس ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، بلکہ تمام تر اور متعدد Court orders موجود ہیں۔ دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن ہماری ملاقات نہیں ہونے دیتے اور political لوگوں کی ملاقات بھی نہیں ہونے دیتے۔ اب کئی ہفتوں سے ان کے وکیل بھی انہیں مل نہیں پا رہے تو یہاں سے ہمیں جواب چاہیے۔ جو یہ کر رہے ہیں، ان میں سے یہ ایک چیز بھی justify کر سکتے ہیں؟ یہ کسی صورت ہمیں قابل قبول نہیں لہٰذا اگلے 24 گھنٹوں کے اندر، اندر عمران خان سے ملاقات کروائی جائے اور یہاں سے یہ ہمارا demand ہے، شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ میرے خیال میں Minister of State for Interior سینیٹر طلال چوہدری صاحب یہاں موجود ہیں۔ اگر وہ کچھ بتانا چاہیں یا جواب دینا چاہیں تو بات کریں۔ جی سینیٹر طلال چوہدری صاحب۔

(مداخلت)

Senator Muhammad Tallal Badar(M/o State for Interior and Narcotics Control)

سینیٹر محمد طلال بدر (وزیر مملکت برائے داخلہ و انسداد منشیات): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو جیل کی activity ہوتی ہے، وہ Jail Manual سے ہوتی ہے۔ وہ اس وقت پاکستان کی تاریخ کا سب سے وی آئی پی قیدی ہے یعنی دیسی مرغے۔۔۔

(اس موقع پر سینیٹر مشال اعظم اپنی نشست پر کھڑی ہو کر احتجاج کرنے لگیں)

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ یہ مجھے جواب تو دینے دیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ، براہ مہربانی انہیں جواب تو دینے دیں۔ اس کے بعد آپ بات کر لیجیے گا۔

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ اس وقت ان کے پاس۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحبہ، آپ اپنی باری پر بول لیجیے گا۔ جی منسٹر صاحب، بولیں۔

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ ان کے پاس چھ بڑی barracks ہیں، exercise machines ہیں، ایک cook ہے اور دیسی مرغے بنتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ پاکستان کا کوئی قیدی جس کے پاس دیسی مرغے، exercise machines, اپنا cook, اپنا ڈاکٹر، اپنا ٹی وی، اپنا physio ہو۔ جناب، اس کے بعد اگلی بات کہ یہ جو ملاقاتیں ہیں۔۔۔۔

(اس موقع پر پی ٹی آئی ممبران اپنی نشستوں پر اٹھ کر احتجاج کرنے لگے)

سینیٹر محمد طلال بدر: اب یہ سچ سننا نہیں چاہتے۔ سچ بول کے ان لوگوں کو یہ پتہ چلے گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Order in the House. منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد طلال بدر: گزارش یہ ہے کہ ملاقاتوں کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ ان کی legal team علیحدہ ملاقات کرتی ہے۔ ان کے گھر والے علیحدہ ملاقات کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی فیملی علیحدہ ملاقات کرتی ہے۔ آج تک تاریخ میں کسی کی اتنی ملاقاتیں نہیں ہوئی ہیں۔ یہ ہائی کورٹ میں گئے ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ میں کون ہو سکتا ہے کہ وہ توہین عدالت میں اپنی نوکری سے بھی جائے اور حکومت بھی ایسا کرے۔ یہ بھی عدالت میں ہوتے ہیں اور عدالت کے حکم اور اس کی oversight بھی ہے۔ Jail Manual بھی ہے۔ اگر سیاسی ڈرامہ لگانے کے لیے اور یہ تو by-election بھی ہار گئے، سیاست میں رہا کچھ نہیں، ہر جگہ سے performance ہے کچھ نہیں تو اب ڈرامہ کرنے کے لیے یہ ایک کام ہے۔

(پی ٹی آئی ممبران اپنی نشستوں پر احتجاج کرتے رہے)

سینیٹر محمد طلال بدر: ڈرامے کے لیے انہوں نے جیل رکھی ہوئی ہے۔ وہاں چار لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور میڈیا کو ڈرامہ دکھاتے ہیں۔ آپ کورٹ میں گئے ہوئے ہیں اور ابھی دوبارہ کورٹ جائیں ورنہ Jail Manual کے تحت جو ملاقاتیں ہیں، وہی ہو سکتی ہیں اور اس سے ہٹ کے نہیں ہو سکتیں، بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ اب ہم Order No. 3 پر آتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the House, please. Order. No. 3.

(Interruption)

سینیٹر سید علی ظفر: ہمارے سینیٹر صاحب نے ایک بڑا اہم سوال کیا تھا۔ میں Minister of State سے یہ request کروں گا کہ اس کا جواب دیتے جائیں۔ جناب، انہیں ایوان سے جانے سے روکیے اور انہیں بٹھائیے۔ ان سے جواب منگوایئے کیونکہ سوال بڑا simple تھا اور وہ اس طرح جواب دیے بغیر نہیں جا سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر علی ظفر صاحب، آپ خود ایک advocate ہیں۔ سینیٹر صاحب نے سوال کیا، Minister of State نے جواب دیا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب، انہوں نے بڑا simple سوال کیا لیکن جواب نہیں آیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گزارش یہ ہے کہ جو Government کا response آ گیا تو۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید علی ظفر: انہوں نے کب کہا کہ ملاقات کرانی کی کب اجازت ہے۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر فیصل جاوید اور سینیٹر علی ظفر، دیکھیں جو regular business ہے، اسے پہلے لینے دیں۔ اس کے بعد آخر میں دوستوں کو۔۔۔۔ (جاری T08)

T08-27Nov2025 Babar/Ed:Khalid 5:10pm

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گزارش یہ ہے، جب جو گورنمنٹ کا response آ گیا۔

سینیٹر سید علی ظفر: انہوں نے کب کہا ہے جواب میں کب ملاقات کرانی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب جو regular business ہے وہ لینے دیں اس کے بعد آخر میں دوستوں کو جواب چاہیے۔ گزارش ہے جو جواب ان کے پاس تھا دے دیا۔ Order in the House please علی ظفر صاحب آپ regular business لینے دیں Order No. 3 please

(اس موقع پر اپوزیشن اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کرتی رہی)

گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے اگر جواب آپ کی مرضی کا نہیں آیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ احتجاج شروع کر دیں۔ آپ نے question کرنا تھا کر لیا order No. 3 علی ظفر صاحب please اپنا order لیجیے گا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب جواب تو مانگ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جواب آپ کی مرضی کا نہیں ہو گا جو انہوں نے جواب دینا تھا انہوں نے دے دیا آپ کی مرضی کا گورنمنٹ جواب نہیں دے گی۔

سینیٹر سید علی ظفر: چیئرمین صاحب! سوال simple تھا۔ سوال یہ تھا کہ جو بانی چیئرمین ہے: ان سے ملاقات کی اجازت کب دیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سارے بولیں گے۔ ایک منٹ آپ بیٹھیں۔ علی ظفر صاحب سینئر ہیں کھڑے ہیں ان کے بات سنیں۔ مولانا صاحب آپ نماز پڑھ کے آ جائیں۔ تو جس کو جانا ہے لازمی جا کر پڑھ کر آ جائے۔ دیکھیں جی علی ظفر صاحب آپ Order No.03 پر نہیں بولنا چاہتے تو ہم آگے بڑھ جائیں۔

سینیٹر سید علی ظفر: میں request یہ کر رہا ہوں آپ سے، سوال یہ تھا کہ عمران خان صاحب سے ملاقات کب کرنے کی اجازت دے رہے ہیں اس کا جواب یہ تھا simple date دے دیں time دے دیں یہ ہم نے نہیں سنا کہ کیا تاریخ تھی یا کیا ماضی تھا یا کیا مستقبل ہے ہم نے ایک simple سوال پوچھا میرے سینیٹر صاحب نے اور اس کا بڑھا simpleجواب ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ بیٹھیں آپ نے speech ایک دفعہ کر لی ہے آپ دیکھیں گزارش ہے علی ظفر صاحب گزارش سن لیں ایک honourable Senator sahib نے ایک بات کی اور honourable Minister sahib نے آپ کے سامنے وہ بات رکھ دی انہوں نے انہوں نے آپ کے سامنے۔۔ گزارش سن لیں۔ اب اگر آپ اپنی مرضی کا جواب لینا چاہیں گے۔ منسٹر صاحب کی مرضی ہے جو جواب وہ دیں انہوں نے آپ کو کہہ دیا کہ بھائی آپ کا مسئلہ sub-judice ہے court کچہری میں pending ہے remedy آپ seek کر رہے ہیں۔ گزارش یہ علی رضا صاحب انہوں نے اپنا جو گورنمنٹ کا view point تھا جو legal position تھی انہوں نے آپ کو بتا دی آگے House کا business چلانا ہے۔Order No.03 علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: آپ بڑے سینئر وکیل ہیں ماشاء اللہ بڑی respect ہے۔ ایک سوال جو پوچھا جائے اگر وہ یہ پوچھا جائے کہ دن کیا ہے اور آپ بات کریں کہ میں نے کھانا کیا کھایا تھا۔ تو پھر سوال اور جواب ملتے نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: علی ظفر صاحب جو منسٹر صاحب نے جواب دینا تھا انہوں نے جواب دے دیا business چلنے دیں اس کے بعد کر لیں Order No.03

سینیٹر سید علی ظفر: Order No.03 پر میں آتا ہوں لیکن اس کو روک دیا گیا تھا پہلے ان کو اجازت دی تھی چیئرمین صاحب نے کہ آپ سوال پوچھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انہوں نے honourable Senator sahib نے بول لیا اس کے بعد honourable Minister sahib نے اس کا response دیا۔اس سے وہ مطمئن نہیں ہے تو وہ گورنمنٹ کا جو view point تھا انہوں نے دیا اب گزارش میری یہ ہوگی آپ گزارش سنیں۔ایسا نہیں کریں House کو چلنے دیں اگر آپ House کو disturb کریں گے اس طریقے سے نہیں ہوگا۔ علی ظفر صاحب Order No.03 please. Senator Syed Ali Zafar Chairman standing committee on Information and Broadcasting. May move Order No.03?

سینیٹر سید علی ظفر: Sir my request is کہ میں یہ item No.03 پر ابھی report نہیں پیش کرنا چاہوں گا جب تک جواب اس کا نہ آ جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Order No.04۔

رانا تنویر حسین: اس پر میری گزارش یہ ہے کہ اس کو آپ defer کر دیں۔ میں نے madam شیری رحمان صاحبہ سے request کی ہے کہ اس کو آپ Tuesday کو دیکھ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Defer.Order No.05 Rana Tanvir Hussain Minister for National Food Security and Research may move his Order No.05.

رانا تنویر حسین: یہ defer ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی 10 منٹ کے لیے جو وقفہ دیا جاتا ہے نماز کا کیونکہ جن دوستوں نے نماز پڑھنی ہے نماز پڑھ لیں۔

T09-27Nov2025 Taj/Ed. Khalid 05:20 p.m.

(مغرب کی نماز کے وقفے کے بعد 5 بجکر 25 منٹ پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر سینیٹر شہادت اعوان کی صدارت میں اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں اور ایوان کو چلنے دیں۔ آپ نے پہلی ہی بات کر لی ہے، اب business کو چلنے دیں، آپ کو دوبارہ بھی وقت دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی شیری رحمان صاحبہ۔

Motion under Rule 263 moved for dispensation of Rules

Senator Sherry Rehman: I beg for leave to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rules 25 and 120 of the said Rules be dispensed with in order to take into consideration at once the Private Members' Bill titled [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025].

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice): No Sir.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ کی مہربانی ہوگی جناب۔ براہ مہربانی، مجھے بات کرنے دیں۔ ہم نے اس word Transgender پر پہلے بھی کئی مرتبہ بات کی ہے کہ یہ ایک غلط لفظ ہے۔ اس کو ٹھیک کرنا چاہیے۔ آپ لوگ اگر اس اسمبلی سے اسلام کو بھی نکالنا چاہتے ہیں تو نکال دیں لیکن یہ----

Mr. Presiding Officer: Senator Sherry Rehman may move Order No. 9.

Consideration and passage of [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025]

Senator Sherry Rehman: *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem*. I move that the Bill to establish an effective system of protection, relief and rehabilitation of women, men, transgender, children and any vulnerable person against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Azam Nazeer Tarar: No.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. We may now take up second reading of the Bill i.e. Clause by Clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clauses 2 to 25, so I will put these Clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2 to 25 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clauses 2 to 25 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, The Preamble and the Title, of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title, do form of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 10. Senator Sherry Rehman Sahiba may move Order No. 10.

Senator Sherry Rehman: I hereby move that the Bill to establish an effective system of protection, relief and rehabilitation of women, men, transgender, children and any vulnerable person against domestic violence [The Domestic Violence (Prevention and Protection) Bill, 2025] be passed.

Mr. Presiding Officer: I now put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. [Followed by T10]

T10-27Nov2025 Ali/Ed: Mubashir 05:30 pm

Mr. Presiding Officer: Contd….The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 06.

(اس موقع پر جمیعت علماءِ اسلام کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: .Thank you, Panel Chair اپنے فاضل دوستوں کو میں اس وقت یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بغیر پڑھے Bill کو reject نہ کریں، نہ یہ غیر اسلامی ہے، نہ یہ آئین کے خلاف ہے بلکہ یہ ہر صوبے میں pass ہو چکا ہے سوائے خیبر پختونخوا کے اور لوگوں کے مساوی حقوق کے خلاف، قرآن وسنت میں ہو ہی نہیں سکتا، ہمارے آئین کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، آپ Bill پڑھ لیجیے۔ افسوس ہے کہ PTI کے دوست جو سارا وقت اپنے حقوق مانگتے ہیں اس کو oppose کر رہے ہیں، مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس طرح کا Bill جو پندرہ سال سے Parliament میں move ہو رہا ہے اور میں فخر سے کہوں گی کہ Pakistan Peoples Party نے اسے پندرہ سال پہلے move کیا ہے، اب شرمیلا فاروقی صاحبہ نے بھی کیا ہے۔ یہ ہم سب کا اجتماعی فریضہ ہے کہ ہم اس Bill کو pass کریں۔

خواتین اور جن کے خلاف تشدد ہو رہا ہے اس کی روک تھام کے لیے ایک قانون ضروری ہے، پاکستان کے ہر صوبے میں یہ Bill موجود ہے، یہ قانون موجود ہے۔ جتنے بھی فاضل دوست ہیں Bill کو پڑھ لیں، قانون کو پڑھ لیں اور پھر اس کی مخالفت کریں، مخالفت برائے مخالفت تو بیکار چیز ہے، آپ یہاں Laws بنانے آتے ہیں، تو آپ Laws بنائیے۔ ہمارا یہ قانون قطعاً کسی آئین کے متصادم نہیں ہے۔ آپ پوچھ رہے ہیں اس میں GBV کیوں ہے، بہت ساری چیزیں کیوں ہیں، یہ ہمارے ہر صوبے میں موجود ہے اور میں اس پر آگے بات نہیں کروں گی صرف Pakistan Peoples Party کو اور حکومت کو اور سارے allies کو میں مبارک باد دیتی ہوں کہ پندرہ سال کے بعد یہ Bill pass ہوا ہے، بہت بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Ramesh Arora, Provincial Minister of the Punjab, is sitting in the gallery, we welcome him. Law Minister Sahib, please.

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں اپنے دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ Bill already صوبے pass کر چکے ہیں، صوبوں میں یہ قوانین موجود ہیں، Islamabad Capital Territory کے لیے بن گئے ہیں، آپ کو تو اس پر we should feel proud اور آپ اسے سیاست کی نذر کر رہے تھے۔ بغیر پڑھے ہوئے آپ نے مخالفت کی ہے، سندھ، پنجاب، بلوچستان میں یہ قانون ساری جگہوں پر پہلے سے موجود ہے اور یہ عورتوں، بچوں اور جو تیسری صنف ہے ان کے حقوق کی پاسداری کرتا ہے اور کچھ نہیں ہے اس میں۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please. Order No. 06. There is a Calling Attention Notice at Order No. 06 in the name of Senator Jan Muhammad, please raise the Order. Senator Jan Muhammad Sahib.

سینیٹر جان محمد: جناب! آپ ان کو بیٹھا دیں، کیسے بات کریں۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please.

سینیٹر جان محمد: House کو in order کریں تو میں بات کروں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر جان محمد صاحب، جی بات کریں۔

سینیٹر جان محمد: یہ ایک بڑا political issue ہے، اس پر بات کرنی ہے، اگر یہ اجازت دیں گے تو بات ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جان محمد صاحب بولیں۔

<u>Calling Attention Notice by Senator Jan Muhammad regarding the blocking of bank accounts of sitting and former Parliamentarians (MNA's, Senators and MPA's) by the commercial banks on the direction of the State Bank of Pakistan</u>

سینیٹر جان محمد: موجودہ اور سابقہ اراکین اسمبلی جن میں MNA's, Senators and MPA's ہیں ان کے bank accounts کو بغیر اطلاع کے منجمد کر دیا گیا ہے، بند کر دیا گیا ہے۔ ہمارے commercial banks نے State Bank کی ہدایت پر Parliamentarians کے bank accounts کو جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔۔۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please. Senator Jan Muhammad Sahib.

سینیٹر جان محمد: یہ تعجب کی بات ہے کہ جو politics کرتے ہیں، جو politically exposed person ہیں، حکومت کو اور اس کے اداروں کو یہ چاہیے تھا کہ وہ ان کو facilitate کرتے، لیکن عجیب بات ہے کہ political parties کے خلاف، political لوگوں کے خلاف جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور ان کے باقاعدہ جتنے بھی accounts ہیں انہیں بند کر دیا گیا ہے بغیر کسی وجہ کے۔ حالانکہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے March 2022 میں ایک خصوصی اجلاس میں یہ report پیش کی اور State Bank کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ PEPs کی جو policy ہے اس کو ختم کریں اور Parliamentarians کے ساتھ یہ جو امتیازی سلوک ہے اسے بند کیا جائے۔ لیکن تعجب کی

بات ہے کہ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ Account holders کو بغیر اطلاع کیے ان کے accounts کو بند کیا گیا، ان کی رقم منجمد کر دی گئیں، جس کے دستاویزی ثبوت پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن ہم نے بار بار اس بات کی بینکوں میں جا کر وضاحت کی، کوئی ہماری وضاحت سننے کو تیار نہیں، میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ حالانکہ یہ فیصلہ March 2022 میں تحریری طور پر ہو چکا ہے، لیکن کسی تحریری حکم کے بغیر Parliamentarian کے accounts کو اجتماعی طور پر block کرنا ایک غلط اقدام ہے۔ اسمبلی کو چاہیے، سپیکر صاحب، آپ اس میں Ruling دیں کہ State Bank of Pakistan کا جو circular تھا، جو 2019 کو جاری ہوا، اسے نظرانداز کیا گیا اور accounts کو منجمد کر دیا گیا، اور 2022 میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کی report کو بھی نظرانداز کیا گیا۔ تو وزیر صاحب جواب دیں کہ ایسا کیوں کیا گیا؟

Mr. Presiding Officer: Minister for Finance, Muhammad Aurangzeb Sahib.

Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance

سینیٹر محمد اورنگزیب (وزیر خزانہ): یہ Honourable Senator جان محمد صاحب نے جو بات کی ہے، اس میں انہوں نے بالکل صحیح reference دیا ہے۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Order in the House please۔ سینیٹر عون عباس صاحب آپ لوگ، Order in the House please, وزیر صاحب کھڑے ہیں ان کو سنیں۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر محمد اورنگزیب: 17 July, 2019 کو circular جاری ہوا، سارے Presidents اور CEOs کو کہ the standard operating procedures to facilitate and streamline account opening process for politically exposed persons. (followed by.....T11)

T11-27Nov2025 Naeem Bhatti/ED; Khalid 5:40 p.m

Senator Muhammad Aurangzeb (Minister for Finance): The standard operating procedure to facilitate and streamline account of this process. A politically exposed person

جس میں ہم سب آتے ہیں جو parliamentarians ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please.

سینیٹر محمد اورنگزیب: اس پر بڑی تفصیل سے یہ بات کی گئی کہ اس کو کیسے facilitate کیا جائے گا اور account opening کو آگے لے کر جائیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اورنگزیب: جناب والا! جو due diligence کرنی ہوتی ہے، the skies under the AML/CFT regime, آپ نے بالکل مناسب بات کہی ہے۔ یہ July 17, 2019 کا circular ہے۔ میں بڑے واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ dateline کے لیے regulated entities کوئی specific instruction issue نہیں کی ہے کہ کسی کے accounts block کیے جائیں، either any former or sitting parliamentarians. اگر یہ ہوا ہے تو ہم نے جواب میں لکھا ہے کہ آپ اس کا ہمیں ضرور ذکر کریں کہ کن کن مواقع پر اور کن کن لوگوں کے accounts block کیے گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بات سن لیں، جان محمد صاحب کا calling attention notice ہے، ان کا جواب سن لیں۔

سینیٹر محمد اورنگزیب: میں یہاں ذکر بھی کر دوں کہ State Bank نے ایک Asstt. Director Mr. Rashid Ullah Khan, Consumer Protection Department میں ہیں، انہیں focal person بنایا ہے۔ اگر کسی بھی parliamentarian کا account block ہوا ہے یا ان کا account open نہیں کیا جا رہا کیونکہ اس circular میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اور میں اُس وقت خود banking industry میں تھا کہ کتنے time period میں diligence کرنے کے بعد یہ account کھول دیا جائے۔ آپ تو account کھولنے کی بات نہیں کر رہے، آپ تو کہہ رہے کہ یہ block ہو گئے ہیں، ہمیں وہ references ضرور دیجیے کہ کہاں یہ accounts block ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ State Bank نے تو commercial banks کو direct کیا ہے کہ وہ to resolve matters faced by honourable parliamentarians اپنے focal persons بنائیں۔ معزز سینیٹر صاحب! یہ ایک مکمل list ہے جس کے مطابق ہر bank کا focal person ہے اور ایم پی اے، ایم

این اے، سینیٹر حضرات اپنی complaints درج کروا سکتے ہیں۔ اس لیے ایک تو کوئی specific instructions نہیں دی گئیں، دوسری بات یہ ہے کہ State Bank نے اپنا focal person بنایا ہے، commercial banks کے اپنے focal persons ہیں لیکن اگر پھر بھی کسی bank سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو آپ ہمیں وہ specific references ضرور بتائیں

and *Insha Allah* I will take it up with the State Bank. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Calling attention notice is disposed of. Order No. 7. Calling attention notice in the name of Senator Muhammad Talha Mahmood, please move Order No. 7.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں سینیٹر فلک ناز صاحبہ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں چترال پر بات کر رہا ہوں، اس لیے براہ مہربانی مجھے بات کرنے دیں۔ اگر آپ مجھے چترال پر بات کرنے سے روکے گی تو یہ اچھا نہیں ہے، آپ کی چترال سے commitment ہے، میرا calling attention notice ہے۔ آپ چترال کی development پر بات کریں۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order in the House.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ پاکستان کی ترقی کے لیے بات کریں۔ آپ مجھے چترال پر بات تو کرنے دیں۔ سینیٹر فلک ناز صاحبہ! آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دے رہی ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر طلحہ محمود صاحب! وزیر صاحب موجود نہیں ہیں، اگر آپ کہتے ہیں تو اسے defer کر دیتے ہیں کیونکہ جواب کے لیے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں، اسے کل کے لیے لگا دیتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: آپ میرا یہ calling attention notice کب لگائیں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ان شاء اللہ کل لگائیں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Friday, the 28th November, 2025 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 28th November, 2025 at 10:30 a.m.]